صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 11 جنوری 2016ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 11 جنوری 2016ء .... 1437 ہجری 11 صلح 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 9

الہام ۔ کیمیا

نہ جانا کہ الہام ہے کیمیا　　اسی سے تو ملتا ہے گنج لقا

اسی سے تو عارف ہوئے بادہ نوش　　اِسی سے تو آنکھیں کھلیں اور گوش

یہی ہے کہ نائب ہے دیدار کا

یہی ایک چشمہ ہے اسرار کا

(درثمین)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ فرمودہ 7 دسمبر 2012ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت کریم الدین صاحب ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک خواب میں مَیں نے دیکھا کہ چوہدری نبی بخش صاحب حوالدار پولیس کو جو کہ حضور سے شرفِ بیعت حاصل کر چکے تھے، الہام ہوتا ہے۔ یہ خواب مَیں نے اپنے ایک دوست سید محمد علی شاہ صاحب کو سنائی۔ اور انہوں نے کہا یونہی سر نہ کھاؤ۔ لیکن جب میں صبح کی نماز پڑھ کر (بیت) سے واپس آیا اور سورج نکل رہا تھا تو سید مولوی محمد علی شاہ صاحب مرحوم اور چوہدری نبی بخش صاحب کچھ الفاظ جو چوہدری صاحب نے کاغذ پر رات کو لکھے ہوئے تھے اور ادھر اُدھر اوپر نیچے تھے اور بے ترتیب تھے، ان کو ترتیب دے رہے تھے۔ تو مَیں نے اُن سے کہا کہ تم تو کہتے تھے کہ سر نہ کھاؤ (پہلے جب مَیں نے اس طرح بات کی تھی۔) اب بتاؤ یہ کیا بات ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ چونکہ لوگ مذاق کرتے ہیں، مخول کرتے ہیں، اس واسطے اظہار نہیں کرتے۔ کہتے ہیں اُسی وقت سے مجھے خیال آیا جبکہ حضور کے مریدین کو الہام ہوتے ہیں تو ضرور حضرت مسیح موعود سچے ہیں۔ اُس وقت میری عمر سولہ سترہ برس کی ہو گی۔ مَیں نے حضور کی کوئی کتاب نہیں پڑھی تھی اور نہ ہی مجھے اس وقت تحقیق کا مادہ تھا کیونکہ میں بچہ ہی تھا اور دینی تعلیم بھی میری کوئی نہیں تھی۔ صرف قرآنِ کریم ناظرہ بے ترجمہ پڑھا تھا اور اُس وقت میری دنیاوی تعلیم صرف نارمل پاس تھی۔ (میرا خیال ہے آٹھویں پاس کہنا چاہتے ہیں) اور مَیں قلعہ صوبہ سنگھ میں نائب مدرس تھا۔ پھر ایک خواب میں مَیں نے دیکھا کہ مَیں ماہ کاتک (میرا خیال ہے ستمبر اکتوبر کا مہینہ ہے) مَیں فوت ہو جاؤں گا۔ مَیں انتظار کرتا رہا۔ اب میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے اور میں ضرور کاتک میں (پنجابی مہینہ ہے) فوت ہو جاؤں گا۔ کیونکہ اس سے پہلے جو خوابیں مجھے آئیں وہ پوری ہو گئی تھیں، اس لئے مجھے یقین تھا کہ پہلی خوابیں پوری ہوتی رہی ہیں تو یہ بھی پوری ہو گی اور زیادہ سے زیادہ ستمبر اکتوبر تک میری زندگی ہے۔ لیکن کہتے ہیں کاتک گزر گیا اور میں نے محمد علی شاہ صاحب مرحوم سے عرض کیا کہ آپ تو کتابیں ہی پڑھتے رہیں گے اور آپ کی تسلی ہو گی۔ چنانچہ کہتے ہیں مَیں وہاں سے پیدل ہی چل پڑا اور قادیان پہنچا۔ جب مَیں یہاں آیا تو مَیں کئی دن ادھر اُدھر پھرتا رہا۔ ایک دن مَیں نے حکیم فضل دین صاحب بھیروی سے ذکر کیا کہ مَیں نے حضور کی بیعت کرنی ہے۔ تو حکیم صاحب نے فرمایا کہ مَیں نے سمجھا کہ یونہی لڑکا ادھر اُدھر پھر رہا ہے۔ حکیم صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں میری بیعت کی خواہش کا ذکر کیا تو حضرت اقدس نے منظور فرمایا اور اپنے ہاتھ میں میرا ہاتھ لے کر صرف مجھ اکیلے ہی کو شرفِ بیعت عطا فرمایا۔ میں نے حضرت مسیح موعود کو جیسا کہ خوابوں میں دیکھا تھا، آ کر بعینہٖ ویسا ہی پایا۔ یہ خداوند تعالیٰ کی خاص موہبت عظمیٰ ہے جو کہ مجھ پر ہوئی ورنہ معلوم نہیں میری کیا حالت ہوتی۔ (الفضل 29 جنوری 2013ء)

سر ڈھانپنے کی عادت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

چھوٹے بچوں میں بھی ان دنوں میں خاص طور پر جماعتی روایات کا خیال رکھتے ہوئے ٹوپی پہننے کی عادت ڈالیں۔ ایسے بچے جو نماز یں پڑھنے کی عمر کے ہیں۔ اور اس طرح ایسی بچیاں جو اس عمر کی ہیں ان کو سر پر چھوٹا سا دوپٹہ بھی لے دینا چاہئے۔ (نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

انتخاب عہدیداران

برائے سہ سالہ مدت 2016ء تا 2019ء

جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کی آگاہی کیلئے بذریعہ الفضل اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت احمدیہ پاکستان کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد 30 جون 2016ء کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ سہ سالہ ٹرم از یکم جولائی 2016ء تا 2019ء کیلئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخاب جلد از جلد کروائے جانے کی درخواست ہے۔ براہ مہربانی یکم فروری 2016ء تک تمام عہدیداران کے انتخاب کروا کر دفتر نظارت علیاء میں بھجوا دیئے جائیں تا کہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت جماعتوں کو نئے عہدیداران کی منظوریاں بھجوائی جاسکیں۔

نیز اس بات کا خاص التزام کیا جائے کہ انتخاب عہدیداران قواعد و ہدایات کے مطابق ہوں تا کہ قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔

امراء و صدر صاحبان اس بات کا خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ یا مجلس انتخاب کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے جن کا نام امیر یا صدر کے لئے پیش نہ ہو سکتا ہو۔ زیادہ بہتر صورت یہ ہو گی کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان سلسلہ، معلمین کرام، انسپکٹر مال آمد اور امیر صاحب ضلع یا ان کے مقرر کردہ نمائندہ کی زیر صدارت کروایا جائے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 4 دسمبر 2015ء

س: حضور انور نے رفقاء حضرت مسیح موعود کے کس ذوق وشوق کا تذکرہ فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! رفقاء ہر روز اس تلاش سے صبح کا آغاز کرتے تھے کہ پتہ کریں کہ آج حضرت مسیح موعود کو کیا تازہ الہام ہوا ہے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں جب میں گھر سے نکلا مجھ سے پوچھنے لگے یا کوئی اور بچہ نکلا تو اس سے دریافت کرنے لگے کہ آج آپ کو کیا الہام ہوا ہے؟ پس یہ ذوق وشوق تھا اس لئے کہ اپنے ایمانوں کو مزید صیقل کریں، مضبوط کریں، اس کی برکات حاصل کریں، اللہ تعالیٰ کا شکر اور حمد کریں کہ اس نے حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی۔

س: مقدمہ دیوار میں فتح کی بابت حضرت مسیح موعود کو جو خوشخبری دی گئی اس کا ترجمہ لکھیں؟

ج: فرمایا! چکی پھرے گی اور قضا وقدر نازل ہوگی یعنی مقدمہ کی صورت بدل جائے گی جیسا کہ چکی جب گردش کرتی ہے تو وہ حصہ چکی کا جو سامنے ہوتا ہے بباعث گردش کے پردہ میں آجاتا ہے اور وہ حصہ جو پردہ میں ہوتا ہے وہ سامنے آجاتا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے جس کا وعدہ دیا گیا ہے ضرور آئے گا اور کسی کی مجال نہیں جو اس کو رد کر سکے۔ کہہ مجھے میرے خدا کی قسم ہے کہ یہی بات سچ ہے اِس امر میں نہ کچھ فرق آئے گا اور نہ یہ امر پوشیدہ رہے گا اور ایک بات پیدا ہو جائے گی جو تجھے تعجب میں ڈالے گی اور وہ اپنے ان بندوں کو بھولتا نہیں جو مدد کرنے کے لائق ہیں۔ سو تمہیں اس مقدمہ میں کھلی کھلی فتح ہوگی مگر اس فیصلہ میں اس وقت تک تاخیر ہے جو خدا نے مقرر کر رکھا ہے۔ تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ تو کہہ ہر ایک امر میرے خدا کے اختیار میں ہے پھر اس مخالف کو اس کی گمراہی اور ناز اور تکبر میں چھوڑ دے۔ وہ قادر تیرے ساتھ ہے اس کو پوشیدہ باتوں کا علم ہے بلکہ جو نہایت پوشیدہ باتیں ہیں جو انسان کے فہم سے بھی برتر ہیں وہ بھی اس کو معلوم ہیں۔ وہی خدا حقیقی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں انسان کو نہیں چاہئے کہ کسی دوسرے پر توکل کرے کہ گویا وہ اس کا معبود ہے ایک خدا ہی ہے جو یہ صفت اپنے اندر رکھتا ہے وہی ہے جس کو ہر ایک چیز کا علم ہے اور جو ہر ایک چیز کو دیکھ رہا ہے اور وہ خدا ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں اور جب کوئی نیکی کرتے ہیں تو نیکی کے تمام باریک لوازم کو ادا کرتے ہیں سطحی طور پر نیکی نہیں کرتے اور نہ ناقص طور پر بلکہ اس کی عمیق در عمیق شاخوں کو بجا لاتے ہیں اور کمال خوبی سے اس کا انجام دیتے ہیں سو انہیں کی خدا مدد کرتا ہے کیونکہ وہ اس کی پسندیدہ راہوں کے خادم ہوتے ہیں اور ان پر چلتے ہیں اور چلاتے ہیں۔ ہم نے احمد کو یعنی اس عاجز کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ پس قوم اس سے روگرداں ہوگئی اور انہوں نے کہا کہ یہ تو کذاب ہے دنیا کے لالچ میں پڑا ہوا ہے یعنی ایسے ایسے حیلوں سے دنیا کمانا چاہتا ہے اور انہوں نے عدالتوں میں اس پر گواہیاں دیں تا اس کو گرفتار کروا دیں اور وہ ایک تند سیلاب کی طرح جو اوپر سے نیچے کی طرف آتا ہے اس پر اپنے حملوں کے ساتھ گر رہے ہیں مگر وہ کہتا ہے کہ میرا پیارا مجھ سے بہت قریب ہے وہ قریب تو ہے مگر مخالفوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہے۔

س: حضرت مصلح موعود نے حضرت مسیح موعود کی مجالس کی بابت کیا فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔ میں چھوٹا تھا مگر میرا مشغلہ یہی تھا کہ میں حضرت مسیح موعود کی مجلس میں بیٹھا رہتا اور آپ کی باتیں سنتا۔ ہم نے ان مجالس میں اس قدر مسائل سنے ہیں کہ جب آپ کی کتابوں کو پڑھا جاتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ تمام باتیں ہم نے پہلے سنی ہوئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی عادت تھی کہ آپ دن کو جو کچھ لکھتے وہ شام کو مجلس میں آکر بیان کر دیتے اس لئے آپ کی تمام باتیں ہم کو حفظ ہیں اور ہم ان مطالب کو خوب سمجھتے ہیں جو حضرت مسیح موعود کی منشاء اور آپ کی تعلیم کے مطابق ہیں۔

س: کون سا ایمان انسان کو ٹھوکر سے بچاتا ہے؟

ج: فرمایا! ماں کو دلیلوں سے بچے کی خدمت پر مجبور نہیں کیا جاتا۔ وہ اگر خدمت کرتی ہے تو صرف اس جذبہ محبت کے ماتحت جو اس کے دل میں کام کر رہا ہوتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ ایمان العجائز ہی انسان کو ٹھوکروں سے بچاتا ہے ورنہ وہ لوگ جو حیل وحجت سے کام لیتے ہیں اور قدم قدم پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں حکم کیوں دیا گیا ہے اور فلاں کام کرنے کو کیوں کہا گیا ہے وہ بسا اوقات ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ لیکن کامل الایمان شخص اپنے ایمان کی بنیاد مشاہدے پر رکھتا ہے۔ وہ دوسروں کے دلائل کو سن تو لیتا ہے مگر ان کے اعتراضات کا اثر قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کو اپنی روحانی آنکھوں سے دیکھ چکا ہوتا ہے۔

س: حضور انور نے حضرت منشی اروڑے خان صاحب کے حضرت مسیح موعود پر ایمان ویقین کی بابت کیا فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت منشی اروڑے خان صاحب جو حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق تھے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں ان کا ایک لطیفہ مجھے یاد ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ مجھے بعض لوگوں نے کہا کہ اگر تم مولوی ثناء اللہ صاحب کی ایک دفعہ تقریر سن لو تب تمہیں پتا لگے کہ مرزا صاحب سچے ہیں یا نہیں۔ وہ کہنے لگے میں نے ایک دفعہ ان کی تقریر سن لی (مولوی ثناء اللہ صاحب کی) بعد میں لوگ مجھ سے پوچھنے لگے اب بتاؤ کیا اتنے دلائل کے بعد بھی مرزا صاحب کو سچا سمجھا جاسکتا ہے۔ کہتے ہیں میں نے کہا میں نے تو مرزا صاحب کا منہ دیکھا ہوا ہے ان کا منہ دیکھنے کے بعد اگر مولوی ثناء اللہ صاحب دو سال بھی میرے سامنے تقریر کرتے رہیں تب بھی ان کی تقریر کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوسکتا اور میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ جھوٹے کا منہ ہے۔

س: حضرت قاضی امیر حسین صاحب کی خلافت سے بے انتہا محبت کا واقعہ لکھیں؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں قاضی امیر حسین صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود کے مخلص رفیق تھے۔ کئی باتیں ظاہری آداب کی وہ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں جب حضور باہر تشریف لاتے تو حضرت مسیح موعود کو دیکھ کے دوست کھڑے ہو جاتے تھے۔ ان کا یہ خیال تھا کہ یہ کھڑے ہونا جائز نہیں ہے بلکہ شرک ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں میرے استاد بھی تھے۔ جب میری خلافت کا زمانہ آیا تو ایک دفعہ میں باہر آیا تو دیکھتے ہی معاً کھڑے ہو گئے میں نے انہیں کہا قاضی صاحب یہ تو آپ کے نزدیک شرک ہے اس پر وہ ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ خیال تو میرا بھی یہی ہے مگر کیا کروں رُکا نہیں جاتا۔ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ بعض امور ایسے ہیں جنہیں تکلف اور بناوٹ شرک بنا دیتے ہیں۔ پس اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔

س: حضرت امام موسیٰ رضا کو ہارون الرشید نے قید سے رات کو فوری طور پر کیوں رہا کیا؟

ج: فرمایا! ہارون الرشید کے زمانے میں ایک بزرگ موسیٰ رضا کو بہانے سے قید کر دیا گیا کہ ان کی وجہ سے فتنے کے پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ ایک دفعہ آدھی رات کے وقت ان کی رہائی ہوئی بادشاہ سے وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ میں سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے آکر مجھے جگایا ہے۔ خواب میں ہی میری آنکھ کھل گئی تو پوچھا آپ کون ہیں تو معلوم ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ کیا حکم ہے تو آپ نے فرمایا کہ ہارون الرشید یہ کیا بات ہے کہ تم آرام سے سو رہے ہو اور ہمارا بیٹا قید خانے میں ہے۔ یہ سن کر مجھ پر ایسا رعب طاری ہوا کہ اسی وقت رہائی کے احکام بھجوائے۔ انہوں نے کہا اس سے پہلے مجھے بھی کبھی رہائی کی خواہش پیدا نہ ہوئی تھی لیکن اس دن بڑی بے چینی تھی کہ رہائی ہو جائے۔

س: حضرت منشی اروڑے خان صاحب کے حضرت مسیح موعود سے محبت اور مالی قربانی کی خواہش کا کون سا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت منشی اروڑا صاحب حضرت مسیح موعود کے عشاق میں سے تھے۔ وہ بچت کرتے کہ رقم حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پیش کر سکیں۔ ان کی تنخواہ اس وقت بہت تھوڑی تھی۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں میں نے ان کو ہمیشہ ایک ہی کوٹ میں دیکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد حضرت منشی اروڑے خان صاحب ایک دن آئے مجھے باہر بلایا اور بڑی شدت سے رونا شروع کر دیا۔ حضرت مصلح موعود نے کہا مجھے سمجھ نہیں آئی کہ کیا وجہ ہے۔ پھر انہوں نے تین یا چار سونے کی اشرفیاں نکال کر دیں کہ یہ میں حضرت مسیح موعود کو دینا چاہتا تھا لیکن توفیق نہیں ملی اور اب جبکہ مجھے توفیق ہوئی تو حضرت مسیح موعود اس دنیا میں نہیں اور اس پر پھر بڑی شدت سے رونا شروع کر دیا۔ تو حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ ہوتا ہے عشق۔

س: حضور انور نے حضرت مصلح موعود کے حضرت مسیح موعود سے جوش محبت کا کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میں چھوٹا ہی تھا کہ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں مجھے شکار کا شوق پیدا ہوگیا۔ ایک ہوائی بندوق میرے پاس تھی۔ ایئرگن جس سے میں شکار مار کر گھر لایا کرتا تھا حضرت مسیح موعود چونکہ کھانا کم کھایا کرتے تھے۔ اس لئے میں ہمیشہ شکار آپ کی خدمت میں پیش کر دیا کرتا تھا۔ مجھے یاد نہیں کہ اس زمانے میں، میں نے خود کبھی شکار کا گوشت اپنے لئے پکوایا ہو ہمیشہ یہ شکار مار کر حضرت مسیح موعود کو دے دیا کرتا تھا۔

س: نشے کی عادت انسان کو دین سیکھنے سے محروم کر دیتی ہے حضرت مسیح موعود کے زمانہ کا واقعہ لکھیں؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود کے زمانے میں ایک دفعہ قادیان ایک شخص آیا اور ایک دن ٹھہر کر چلا گیا۔ جنہوں نے اسے قادیان بھیجا تھا انہوں نے خیال کیا کہ یہ قادیان جائے گا تو وہاں کچھ دن ٹھہر کر حضرت مسیح موعود کی باتیں سنے گا وہاں کے حالات دیکھے گا تو اس پر احمدیت کا کچھ اثر ہوگا مگر جب وہ صرف ایک دن ہی ٹھہر کر واپس چلا گیا تو ان بھیجنے والوں نے اس سے پوچھا کہ تم اتنی جلدی کیوں آگئے۔ تو اس نے تفصیل سے قادیان میں مسلسل ہونے والی دینی مجالس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ سارا دن ان مصروفیات کی وجہ سے حقہ پینے کا موقع نہیں ملا اس لئے میں وہاں نہیں رہ سکتا تھا۔ تو ایک نشے کی عادت کی وجہ سے دین کا علم سیکھنے سے محروم رہے۔ حضرت مسیح موعود کی صحبت سے فیض پانے سے محروم رہے۔ سب نشہ کرنے والوں کے لئے بھی اس میں ایک سبق ہے۔

س: حضور انور نے خطرناک عالمی حالات کا کیسے نقشہ کھینچا اور احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

ج: فرمایا! اب میں دنیا کے جو حالات ہو رہے ہیں اس کے بارے میں مختصر بتانا چاہتا ہوں کہ جس تباہی کی طرف دنیا تیزی سے جا رہی ہے اس کے لئے احباب جماعت کو بہت زیادہ دعا کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ مغربی حکومتوں نے فرانس کے ظالمانہ واقعہ کے بعد جو سخت اقدامات کرنے شروع کر دیئے ہیں ان حملوں سے اللہ تعالیٰ معصوموں اور عوام الناس کو محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو تباہی سے بچائے۔ اس کے علاوہ بھی احتیاطی تدابیر کے لئے گزشتہ سالوں میں میں نے جماعت کو توجہ دلائی تھی اس طرف بھی توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ حکومتوں اور طاقتوں کو عقل دے کہ دنیا کو تباہی کی طرف اور بربادی کی طرف نہ لے کر جائیں۔

☆☆☆☆☆

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

بٹالہ کے چند رفقاء حضرت اقدس مسیح موعود کا مختصر تذکرہ

(قسط دوم آخر)

حضرت حافظ عبدالرحمٰن صاحب

حضرت حافظ عبدالرحمٰن صاحب بھی بٹالہ کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے اور حضرت اقدس کے ساتھ نہایت اخلاص و وفا رکھتے تھے۔ حضور کی کتاب میں درج ایک فہرست میں آپ کا نام اس طرح شامل ہے:

241۔ حافظ عبدالرحمٰن صاحب وکیل مدرسہ انوارالرحمٰن ملتان ساکن بٹالہ

آپ نے ستمبر 1901ء میں وفات پائی جس کی خبر دیتے ہوئے ایڈیٹر اخبار الحکم لکھتے ہیں:

’’بٹالہ ضلع گورداسپور سے ایک عزیز اور مخلص دوست کی رحلت کی سوگوار خبر پہنچی جس کو ہم نہایت درد اور رنج کے ساتھ شائع کرتے ہیں۔ حافظ عبدالرحمٰن صاحب سفیر انجمن حمایت الاسلام گوجرانوالہ نے ایک عرصہ کی بیماری کے بعد آخر ہفتہ زیر اشاعت میں اس دار فانی سے کوچ کیا۔ مرحوم حضرت اقدس کا ایک ثابت قدم اور مخلص مرید تھا اور بہت عرصہ سے اس کو حضرت کے ساتھ ارادتمندی کا فخر حاصل تھا۔ مرحوم کی وفات کے ساتھ میاں محمد اکبر مرحوم بٹالوی کا واقعہ پھر تازہ ہوگیا کیونکہ میاں محمد اکبر مرحوم کے اخلاص سے اس کا اخلاص کسی صورت سے کم نہ تھا.... منشی نعمت علی صاحب احمدی نے اُن کا جنازہ پڑھا.... حضرت اقدس نے حافظ صاحب مرحوم کا جنازہ دارالامان میں بھی اپنی جماعت کے ساتھ بروز جمعہ پڑھا اور دیر تک مغفرت کی دعا کرتے رہے۔‘‘

(الحکم 17 ستمبر 1901ء صفحہ 14,15)

حضرت میاں اللہ رکھا صاحب

بٹالہ ضلع گورداسپور نے جن عظیم روحانی ستاروں کو جنم دیا ہے ان میں ایک نام حضرت میاں اللہ رکھا صاحب کا بھی ہے۔ آپ کے تفصیلی حالات کا علم نہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے 7 مارچ 1898ء کو ایک اشتہار بعنوان ’’کیا محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعت السنہ کو عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور میں کرسی ملی؟‘‘ شائع فرمایا جس میں 100 سے زائد احباب کے نام بطور گواہ تحریر فرمائے ہیں جس میں آپ کا نام بھی شامل ہے: میاں اللہ رکھا شالباف بٹالہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب بٹالہ میں احمدیت کے متعلق فرماتے ہیں:

’’بٹالہ ... جماعت کے کارنامے ایک خاص اہمیت اور فضیلت رکھتے ہیں اور اس وجہ سے بھی ان کی ایمانی قوت کا مظاہرہ ہوتا ہے.... ان میں ایک اور بزرگ تھے جو بظاہر ایک مزدور تھے اور دنیا داروں کی نظروں میں غریب تھے لیکن دل کا غنی اور اخلاص و ارادت کی نعمت سے مالا مال، ان کا نام میاں اللہ رکھا تھا، اس شخص کی خدمات بہت شاندار ہیں، حضرت اقدس کی عملی خدمت کیلئے جو سعادت اس کو ملی وہ قابل رشک ہے، قادیان تو اُس وقت کچھ تھا نہیں، ہر قسم کی ضروریات بٹالہ سے یا پھر امرتسر سے مہیا ہوتی تھیں اور یہ سب کام میاں اللہ رکھا کیا کرتے تھے، باہر سے بذریعہ ریل جو پیٹیاں وغیرہ آتی تھیں ان کو سٹیشن سے وصول کر کے قادیان پہنچانے کا انتظام وہی کرتے تھے، جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ نہایت خوش خلق، ہنس مکھ اور خدمت گذار روح رکھتے تھے اور نہایت دیندار عملی احمدی تھے، ان کے چہرہ پر نور برستا تھا۔ باوجود ایک معمولی معاش کے مہمان نواز اور وسیع الحوصلہ تھے۔ یہ لوگ تو اوّلون السابقون میں تھے۔‘‘

(الفضل 17 اکتوبر 1950ء صفحہ 5)

حضرت میر مہدی حسین صاحب یکے از 313 (وفات: 31 اگست 1941ء) بیان فرماتے ہیں:

’’حضرت اقدس نے مجھے ایک بلٹی لانے کے لئے بٹالہ بھیجا جو ڈاکٹر محبوب عالم صاحب مرحوم نے کیوڑہ کی گاگر حضور کے لیے جے پور سے بھیجی تھی، بٹالہ کے بکنگ کلرک نے دینے سے انکار کیا کہ اس کا محصول ادا نہیں ہوا ہے۔ میں نے کہا کہ محصول ادا شدہ ہے وہ کہنے لگا کہ حساب کی رو سے محصول کم دیا گیا ہے ایک روپیہ اور چاہیے.... وہاں سے مایوس ہو کر میں ایک صاحب میاں اللہ رکھا احمدی کے پاس گیا جو قالین کے کارخانہ میں کام کیا کرتے تھے اور اکثر حضور کی خدمت میں حصہ لیا کرتے تھے انہوں نے مجھے بے چون و چرا روپیہ دے دیا۔ میں بلٹی چھوڑا کر حضور کے پاس لایا اور روپیہ جو قرض لے کر دیا تھا، حضور سے طلب کیا۔ حضور نے فرمایا کہ محصول ڈاکٹر صاحب نے دے دیا ہے، میں نے عرض کی کہ حضور بٹالہ کا کلرک کہتا تھا کہ حساب کے رُو سے محصول کم دیا گیا ہے، ایک روپیہ اور چاہیے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ ہم کو دینا ہی کب چاہتے ہیں جی۔ یہ الفاظ سن کر میرے اندر بجلی کی طرح ایک رو پیدا ہوگئی.... حضرت اقدس نے مجھے ایک روپیہ لا کر دے دیا اور میں نے میاں اللہ رکھا مرحوم بٹالہ والا کو پہنچا دیا۔

میں نے میاں اللہ رکھا مرحوم بٹالہ والا کا ذکر خصوصیت سے اس لیے کیا ہے کہ اس کی یادگار بھی قائم اور تازہ ہو جائے۔ خدا تعالیٰ اس کی مغفرت کرے، بہت سی خدمات بڑے شوق سے انجام دیا کرتے تھے۔ بٹالہ کی بستی میں ایسا خدمت گذار میں نے اور کوئی نہیں پایا۔ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ وَ اغْفِرْ لَہٗ‘‘

(الحکم 21، 28 دسمبر 1936ء صفحہ 7 کالم 2,3)

حضرت میاں اللہ یار صاحب ٹھیکہ دار

حضرت میاں اللہ یار صاحب نے 1889ء میں قبول احمدیت کی توفیق پائی۔ آپ حضرت میاں محمد اکبر صاحب کے چھوٹے بھائی تھے اور قادیان میں لکڑیوں کا کاروبار کرتے تھے۔ نہایت مخلص اور فدائی رفیق تھے۔ آپ کی بیان کردہ روایات اخبار الحکم 28 جنوری 1936ء صفحہ 3,4 اور رجسٹر روایات رفقاء نمبر 5 اور نمبر 10 میں موجود ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضور دوسری شادی کر کے جب دہلی سے واپس تشریف لائے تو بٹالہ میں ہم نے حضرت اقدس کی دعوت کی تھی، حضور ہمارے ہاں ہی ٹھہرے تھے، وہ فضل الدین کی حویلی تھی جس میں حضور کو ٹھہرایا گیا اس کے بعد ہی ہم نے بٹالہ میں اپنے مکان تعمیر کرائے تھے۔ آپ تقریباً 1894ء میں ہجرت کر کے قادیان آ گئے تھے، پہلے تو لکڑیوں کا کاروبار جاری رکھا لیکن کسب معاش کے ذرائع محدود ہونے کے باعث دیگر کام مثلاً مچھلیاں بیچنا، حلوا بیچنا وغیرہ بھی کیے۔ قادیان میں آپ کی رہائش حلقہ بیت فضل میں تھی۔ آپ ابتدائی موصیان میں سے تھے (وصیت نمبر 440) آپ نے 26 نومبر 1944ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان قطعہ 5 میں دفن ہوئے۔

آپ کی شادی حضرت مولوی وزیر الدین صاحب یکے از 313 (وفات: نومبر 1905ء) کی سب سے چھوٹی بیٹی حضرت برکت بی بی صاحبہ کے ساتھ ہوئی۔ وہ بھی ایک پارسا عورت تھیں، عمر بھر قرآن کریم پڑھانے کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ سے قرآن پڑھنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ لوائے احمدیت کے لئے روئی بیلنے اور سُوت کاتنے کا شرف حاصل کیا۔ 1/3 حصہ کی وصیت کی تھی، تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں بھی آپ کا نام شامل ہے۔ آپ نے 85 سال کی عمر میں 5 اکتوبر 1965ء کو وفات پائی، بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ نمبر 11 میں دفن ہوئیں۔ آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔

حضرت میاں محمد بخش صاحب

حضرت میاں محمد بخش صاحب حضرت میاں محمد اکبر صاحب کے بھائی تھے اور ان سے چھوٹے اور حضرت میاں اللہ یار صاحب سے بڑے تھے۔ مسلکاً اہل حدیث تھے اور مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کے معتقد اور مداح تھے۔ باوجود ان پڑھ ہونے کے بہت ہی ذہین تھے، آپ نے قرآن پاک ناظرہ بھی نہیں پڑھا ہوا تھا مگر پہلے پارہ کا پہلا ربع اور تیسویں پارہ کا آخری ربع زبانی یاد تھا، وہ بتاتے تھے کہ پہلے پارہ کا پہلا ربع ایک حافظ سے حفظ کیا تھا اور آخری پارے کا آخری ربع مقتدی ہونے کی حیثیت میں مختلف اماموں کی قراءت سن کر ہی حفظ کر لیا تھا۔

اگست 1897ء میں مقدمہ مارٹن کلارک کے سلسلے میں جب مولوی محمد حسین بٹالوی نے حضرت اقدس کے خلاف اور مارٹن کلارک کے حق میں گواہی دی تو آپ بھی اس موقع پر کورٹ میں حاضر ہوئے اور حضرت اقدس کو پہلی مرتبہ بغور دیکھا اور طبیعت پر بہت اثر ہوا۔ آپ مولوی صاحب سے متنفر ہو گئے، آپ کے دل میں ایسا جوش پیدا ہوا کہ مولوی صاحب آپ کی چادر پر بیٹھنے لگے تو آپ نے چادر کھینچ لی کہ ایسی بزرگ ہستی کے خلاف عیسائیوں کی طرف سے جھوٹا گواہ بن کر سزا دلوانے کے لیے آئے ہیں۔ اسی مقدمہ سے بریت کے موقع پر بہت سے لوگوں نے بیعت کی تو آپ بھی مبایعین میں شامل ہو گئے۔ (میری یادیں حصہ اول صفحہ 11-8 از رانا محمد اقبال صاحب۔ لاہور آرٹ پریس، 15 انارکلی لاہور) مقدمے سے بریت کی خوشی میں آپ اپنے بھائی حضرت میاں اللہ یار صاحب کے ساتھ کچھ پتاشے لے کر حضور اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ (الفضل 6 دسمبر 1942ء صفحہ 3) اس کے علاوہ جب بھی بازار میں اچھے خربوزے دیکھتے خرید کر حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کرتے جس پر حضور خوشنودی کا اظہار فرماتے۔ (میری یادیں)

آپ 1/6 حصہ کے موصی (وصیت نمبر 1042) تھے۔ 15 مارچ 1932ء کو تقریباً 80 سال کی عمر میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔

آپ کی وفات پر حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب نے بمبئی سے آپ کے متعلق ایک مضمون لکھ کر بھیجا جو الفضل 24/اپریل 1932ء صفحہ 11 پر شائع ہوا۔ آپ کی اہلیہ محترمہ بھی رفقاء احمد میں شامل تھیں۔ آپ کی اولاد میں دو بیٹے تھے، چھوٹے بیٹے محمد علی صاحب تو بچپن میں ہی (1902ء میں) فوت ہوگئے لیکن دوسرے بیٹے حضرت مولوی محمد حسین صاحب سبز پگڑی والے سلسلہ احمدیہ کے عالی گوہر ثابت ہوئے۔

حضرت مولوی محمد حسین صاحب سبز پگڑی والے

حضرت مولوی محمد حسین صاحب المعروف سبز پگڑی والے 1893ء میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت میاں محمد بخش صاحب (جن کا ذکر اوپر گزرا ہے) کے بیٹے تھے۔ آپ کے والدین 1900ء کے جلد بعد ہجرت کر کے قادیان آگئے تھے اس لحاظ سے آپ کو حضرت اقدس کی صحبت سے مستفیض ہونے کا بہت موقع ملا۔ 1923ء میں آپ نے زندگی وقف کی اور ساری زندگی اس عہد کو نبھایا۔ آپ کو ہندوپاکستان میں مختلف علاقوں میں خدمات کی توفیق ملی، شدھی کی تحریک کے زمانہ میں خدمات دینی انجام دیں، نہایت مدلل مناظرات و مباحثات کئے، آپ کی دعوت الی اللہ کے نتیجے میں بہت سی سعید روحوں کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے عہد خلافت میں حضرت صاحب کے ارشاد پر بہت سے اہم تاریخی مواقع میں شامل ہوئے۔ 1994ء میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔

حضرت میاں نبی بخش صاحب پاندہ

ابتدائی احمدیان بٹالہ میں حضرت میاں نبی بخش پاندہ صاحب بھی شامل ہیں، آپ کا نام اسماء حاضرین جلسہ جوبلی ملکہ وکٹوریہ جون 1897ء کی فہرست میں 126 نمبر پر ''میاں نبی بخش صاحب پاندہ۔ بٹالہ'' مع چندہ موجود ہے۔

آپ کی اہلیہ کا نام محترمہ جیواں بی بی صاحبہ تھا جنہوں نے 7 جولائی 1940ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پائی اور بوجہ موصیہ (وصیت نمبر 5570) ہونے کے بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئیں۔ (فہرست وفات یافتہ موصیان 1905ء تا 2007ء)

آپ کے پڑپوتے مکرم میاں مظفر احمد صاحب احمدیہ ابوڈ آف پیس ٹورانٹو کینیڈا نے خاکسار کو بتایا کہ حضرت میاں نبی بخش پاندہ صاحب حضرت اقدس کی زندگی میں ہی اندازاً 05-1904ء میں وفات پاگئے تھے، آپ کے دو بیٹے تھے مکرم میاں سعد محمد بٹالوی صاحب (وفات: 30/اکتوبر 1972ء مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ) اور مکرم میاں احمد دین صاحب۔ پاندہ پنجابی زبان میں اُس شخص کو کہتے تھے جو حساب کتاب میں ماہر ہوتا تھا۔

حضرت شیخ عبدالرشید صاحب بٹالوی

حضرت شیخ عبدالرشید صاحب بٹالوی ایک متمول خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ آپ اندازاً 1880ء میں پیدا ہوئے۔ آغاز جوانی میں ہی احمدیت سے وابستہ ہوئے اور شدید خاندانی مخالفت کے باوجود نہایت استقلال و استقامت کے ساتھ عہد بیعت کو نبھایا۔ آپ کی بیعت کا موجب عبداللہ اور چراغ الدین نامی دو شخص تھے جو امرتسر سے بٹالہ آئے اور قادیان جانے کا شوق ظاہر کر کے آپ کو بھی ہم سفر بنانے میں کامیاب ہوگئے۔ حضرت اقدس کے نورانی چہرے اور پُر جذب کلام نے آپ پر گہرا نقش قائم کردیا اور آپ بار بار قادیان جانے لگے اور پھر جلد ہی بیعت کر لی۔ 1900ء میں حضرت اقدس کی زیارت کی اور 1901ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ آپ جماعت احمدیہ بٹالہ کے روح رواں تھے، آپ کا گھر احمدیت کا مرکز تھا۔ آپ سالہا سال تک احمدیہ جماعت بٹالہ کے پریذیڈنٹ رہے۔ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب بیان کرتے ہیں:

''پھر بٹالہ کی جماعت کے دوسرے دور کے سابقون الاولون میں شیخ عبدالرشید صاحب کا مقام بہت بلند ہے اِس لئے کہ جن امتحانات میں سے وہ گزرے ہیں اور جن تکالیف کو انہوں نے برداشت کیا ہے وہ بٹالہ کی جماعت میں کسی دوسرے کو پیش نہیں آئیں۔ وہ ایک معزز تاجر کے بیٹے ہیں جو بڑا مالدار اور مولوی محمد حسین بٹالوی کے خاص دوستوں میں سے تھا، شیخ عبدالرشید صاحب نے جب احمدیت کو قبول کیا تو ان کو ہر قسم کی تکالیف دی گئیں اور تمام راہیں آمدنی کی ان پر بند کردی گئیں، کہنا یہ چاہیے کہ گویا گھر سے نکال دیا گیا مگر جو نورِ ایمان عبدالرشید کے دل میں شعلہ زن تھا آفات اُسے بجھا نہ سکیں بلکہ وہ اور تیز ہوتا گیا، ان کی اس راہِ سعادت میں پیش آئی ہوئی تکالیف کی داستان دل گداز ہے۔'' (الفضل 17/اکتوبر 1950ء صفحہ 5 کالم 2)

آپ کی بیان کردہ روایات رجسٹر روایات رفقاء نمبر 12 میں درج ہیں۔ تقسیم ملک کے بعد آپ لاہور میں اپنے بیٹے کے پاس مقیم تھے جہاں شدید بیمار ہوگئے، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے آپ کی صحت یابی کے لیے دعا کی تحریک کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

''مکرمی شیخ عبدالرشید صاحب بٹالوی جو حضرت مسیح موعود کے (رفیق) ہونے کے علاوہ سالہا سال تک بٹالہ کی جماعت کے پریذیڈنٹ رہے ہیں، اس وقت فالج کی مرض میں مبتلا ہوکر تشویشناک طور پر بیمار ہیں......۔''

(الفضل 19/اپریل 1951ء صفحہ 2)

لیکن مرض کی شدت کی وجہ سے 27 مئی 1951ء کو وفات پاگئے، اخبار الفضل نے لکھا:

''نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے ایک پرانے (رفیق) حضرت شیخ عبدالرشید صاحب سابق امیر جماعت بٹالہ والد ماجد ڈاکٹر محمد یعقوب خاں صاحب (میوہسپتال) 27 مئی کی صبح کو لاہور میں وفات پاگئے۔ آپ کی نعش کو بغرض تدفین ربوہ لے جایا گیا، حضرت خلیفہ ثانی نے باوجود ناسازی طبع نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار تھے......''

(الفضل 29 مئی 1951ء صفحہ 2)

آپ کی وفات پر مولانا جلال الدین شمس صاحب کا مضمون الفضل 4 ستمبر 1951ء میں اور ایک اور مضمون الفضل 31 مئی 1951ء میں شائع ہوئے۔ آپ کی اولاد میں ایک بیٹے محترم شیخ عبدالقیوم صاحب (وفات 13/اکتوبر 1943ء) اور مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب انچارج ایکسرے سیکشن میوہسپتال لاہور (وفات 27/اگست 1975ء) کا علم ہوا ہے۔

حضرت ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب

حضرت ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب ولد مکرم منشی محمد علی صاحب 1883ء میں بٹالہ میں پیدا ہوئے، آپ کے والد محکمہ پولیس میں ملازم تھے اور آپ کے متعلق بھی ارادہ رکھتے تھے کہ آپ حصول تعلیم کے بعد اسی محکمہ میں ملازمت کریں لیکن آپ کی طبیعت اس ملازمت کی طرف راغب نہ تھی لہٰذا آپ نے اپنے رجحان کے مطابق A.L.O.E. ہائی سکول بٹالہ میں ملازمت اختیار کر لی۔ آپ کی عادت تھی کہ وقت کو بالکل ضائع نہ کرتے تھے چنانچہ آپ نے اسی ملازمت کے دوران فارغ وقت سے فائدہ اٹھا کر پرائیویٹ طور پر منشی فاضل اور بی اے کا امتحان پاس کیا، اس کے علاوہ آپ طب کا بھی مطالعہ کرتے رہے۔

حضرت مولوی عبدالرحیم نیر صاحب کے ساتھ آپ کے دیرینہ تعلقات تھے، اُنہیں کی تلقین پر آپ نے حضرت اقدس کی کتب کا مطالعہ کیا اور سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ آپ نے 1899ء میں حضرت اقدس کی زیارت کی سعادت پائی اور 01-1900ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ بعد ازاں آپ ہجرت کر کے قادیان آگئے اور محلّہ دارالفضل میں مقیم ہوئے۔ قادیان آکر آپ مدرسہ احمدیہ میں مدرس ہوگئے، بحیثیت جنرل پریذیڈنٹ لوکل کمیٹی قادیان دن رات لوگوں کی خدمت کو اپنا فرض اولین سمجھا۔ کئی بار بحیثیت قاضی بھی کام کیا۔ زائد از پندرہ سال آپ نے بیت نور میں امامت کے فرائض ادا کیے۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں بطور ناظم نظامت اندرون ہوتے، مشاورت کے موقع پر کھانے کا انتظام آپ کے سپرد ہوتا، قائم مقام صدر عمومی یا نائب نیز صدر محلّہ دارالفضل بھی رہے، غرضیکہ مختلف حوالوں سے آپ نے خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔

آپ سلسلہ احمدیہ کے لئے غیرت رکھتے تھے، ذکر الٰہی پر مداومت تھی، اٹھتے بیٹھتے، کام کاج کرتے، بازار جاتے وقت ادعیہ مسنونہ پڑھنے کے عادی تھے۔ موصی تھے، تحریک جدید کے پانچ ہزار مجاہدین میں بھی شامل تھے۔ آپ نے 20/اگست 1950ء کو فیصل آباد میں وفات پائی اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ آپ کی اولاد میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔

(الفضل 26 ستمبر 1950ء صفحہ 5,6)

حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی

حضرت شیخ فضل احمد صاحب ولد شیخ علی بخش صاحب قوم ککے زئی غالباً 1883ء میں بٹالہ میں پیدا ہوئے، ابھی آپ چھ سال کے تھے کہ والد محترم کی وفات ہوگئی۔ 1904ء میں آپ آبزرور پریس لاہور میں ملازم تھے کہ حضرت ڈاکٹر محمد طفیل صاحب نے آپ کو ریویو آف ریلیجنز کا کوئی پرچہ پڑھنے کے لیے دیا جس کا اثر آپ کے دل و دماغ پر ایسا پڑا کہ آپ نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا کہ ریویو میرے نام پر جاری کردیں، حضور نے گذشتہ سارے پرچے 1904ء تک کے مجھے بھجوا دیے جن کے مطالعہ سے میرے دل نے فیصلہ کرلیا کہ مجھے بیعت کر لینی چاہیے چنانچہ آپ نے تحریری بیعت کرلی لیکن دستی بیعت کا شرف آپ نے 1907ء میں حاصل کیا۔ آپ نے بشوق صحبت حضرت خلیفہ اول کی خدمت میں بہت وقت گزارا اور حضور کے متعلق بیش قیمت اور انمول روایات جماعتی لٹریچر میں اضافہ کیں۔ آپ اپنی ملازمت کے سلسلے میں راولپنڈی، بنوں، کوئٹہ وغیرہ مختلف جگہوں پر تعینات رہے اور جہاں بھی رہے احمدیت کا عمدہ نمونہ اور کھلا پیغام بن کر رہے، خلافت ثانیہ کے موقع پر علیحدگی اختیار کرنے والوں کا بھی آپ نے خوب مقابلہ کیا۔ ستمبر 1935ء میں آپ قادیان

آ گئے اور مختلف جگہوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ قادیان سے ہجرت کے وقت بہت سی قیمتی مالی امانتیں لے کر بحفاظت آپ لاہور پہنچے۔ کچھ عرصہ آپ چنیوٹ میں بھی رہے اور وہاں بھی امیر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے 30/اگست 1968ء کو 84 سال کی عمر میں لاہور میں وفات پائی اور بوجہ موصی (وصیت نمبر 597) ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ آپ کے ایک فرزند مکرم لئیق احمد طاہر صاحب برطانیہ میں ایک عرصہ سے بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

حضرت شیخ نیاز محمد صاحب
ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس

حضرت شیخ نیاز محمد صاحب ولد میاں محمد بخش صاحب اصل میں گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے، 1886ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد پولیس میں ملازم تھے اور بٹالہ میں متعین تھے اس لحاظ سے آپ کا تعلق بٹالہ سے رہا۔ آپ کے والد محمد بخش صاحب انسپکٹر پولیس بٹالہ وہی ہیں جنہوں نے قتل لیکھرام کا سراغ لگانے کے سلسلے میں حضرت اقدس کے گھر کی تلاشی لی تھی، حضرت اقدس نے اسی موقع پر ان کو فرمایا تھا ''آپ تو اس طرح مخالفت کرتے ہیں مگر آپ کی اولاد میرے حلقہ بگوشوں میں داخل ہوجائے گی''۔ چنانچہ اُن کی وفات مارچ 1902ء کے بعد حضرت شیخ نیاز محمد صاحب بٹالہ سے اپنی زمین واقع ضلع گوجرانوالہ میں منتقل ہوگئے جہاں حضرت حکیم محمد دین صاحب (وفات 10 نومبر 1934ء) جیسے مخلص اور فدائی سلسلہ کے اثر سے 1907ء میں بیعت کر لی۔ آپ نے حضرت اماں جان کیلئے ایک کپڑا بطور تحفہ حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کیا، حضور نے اندر جا کر ہنستے ہوئے کپڑا حضرت اماں جان کو دیا اور فرمایا کہ یہ اسی کے بیٹے نے دیا ہے جس نے قتل لیکھرام کی تلاشی کے وقت تمہارے ٹرنک توڑے تھے۔ حضرت شیخ نیاز محمد صاحب بھی پولیس میں انسپکٹر تھے، ملازمت کے سلسلے میں ایک لمبا عرصہ سندھ میں متعین رہے اور ملازمت کے ساتھ جماعتی طور پر بھی بہت خدمات سرانجام دیں۔ نہایت نیک دل، زیرک اور معاملہ فہم انسان تھے۔ 24 جولائی 1953ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ عالم بی بی صاحبہ راہوالی ضلع گوجرانوالہ کی رہنے والی تھیں، یکم مئی 1970ء کو وفات پا کر بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔

حضرت بابو محمد افضل خان صاحب بٹالوی

حضرت بابو محمد افضل خاں صاحب ولد مکرم شیخ میر محمد صاحب قوم ککے زئی بٹالہ ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے، آپ 1880ء میں پیدا ہوئے۔ آپ وزیرستان (صوبہ خیبر پختون خواہ) میں ملازم تھے کہ 1906ء میں قبول احمدیت کا عریضہ لکھ دیا، آپ کی بیعت کا خط اخبار الحکم میں یوں چھپا ہے۔

''بعد از سلام سنت... واضح رائے عالی باد کہ یہ خاکسار چند ایام سے حضور کی قدم بوسی کا از حد مشتاق ہے اور حضور کے مامور من اللہ ہونے پر یقین واثق رکھتا ہے بلکہ دیگر الفاظ میں خادم ہونے کا مدعی ہے مگر اپنے گناہوں کے باعث بقول

زاں کہ نسبت بسگ کوئے تو شد بے ادبی

یہ بھی کہنا گستاخی خیال کرتا ہوں گو بشرط زندگی ان شاءاللہ الرحمٰن خاکسار عنقریب خدمتِ بابرکت میں حاضر ہونے کا ارادہ رکھتا ہے تاہم چونکہ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں خاکسار کی دلی خواہش ہے کہ بذریعہ عریضہ ہذا اپنے عقائد کا اظہار کرکے اللہ جل شانہٗ کے روبرو آنجناب گواہ ٹھہراؤں تا کہ آخرت میں منکروں سے علیحدہ رکھا جاؤں.....

آخر میں گزارش ہے کہ بموجب احکام حضور اس وقت تک کہ قبر میں جاؤں حتی الامکان دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا.... اور بیعت میں داخل کرنے کا شرف اس احقر کو بھی بخشیں، گر قبول افتد زہے عزوشرف۔ زیادہ آداب۔ اگر حضور پسند فرماویں تو میری عین آرزو ہے کہ میرا یہ عریضہ لفظ بہ لفظ درج اخبار الحکم و بدر ہونے کا حکم دیا جاوے تا کہ شاید کسی دوسرے کے واسطے موجب ہدایت ہو کیونکہ آخرت سخت ہے۔

عارض محمد افضل ساکن بٹالہ ولد شیخ میر محمد قوم ککے زئی حال کلرک خزانہ وانوں جنوبی وزیرستان

(الحکم 24 مارچ 1906ء صفحہ 3 کالم 1,2)

آپ کے بیٹے محترم ملک فضل الرحمٰن صاحب بیان کرتے ہیں:

''والد محترم بٹالہ ضلع گورداسپور کے باشندہ تھے ....آپ نے اپنی ساری ملازمت کا عرصہ وزیرستان میں گزارا۔ کلرک بھرتی ہوئے اور ریذیڈنٹ کے دفتر میں سپرنٹنڈنٹ ہو کر ریٹائر ہوئے۔ دوران ملازمت ایک احمدی تحصیلدار کی (دعوت الی اللہ) سے آپ پر صداقت آشکار ہوئی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں جب کلرک تھا تو سیکنڈ کلرک کی آسامی خالی ہوئی، میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا، حضور کا جواب آیا کہ دعا کی گئی مگر وہ جگہ کسی اور کو مل گئی۔ اس کے فوراً بعد انگریز افسر ہیڈ کلرک سے ناراض ہو گیا اور اسے فارغ کر کے بجائے کسی سیکنڈ کلرک کو ہیڈ کلرک بنانے کے مجھے ہیڈ کلرک بنا دیا۔ ملازمت کے دوران آپ (دعوت الی اللہ) کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔ تقسیم ملک کے بعد لاہور میں محلّہ گڑھی شاہو میں سکونت اختیار کی اور 1960ء میں وفات پائی اور لاہور میں مدفون ہیں۔ آپ مولانا عبدالمجید سالک مرحوم کے حقیقی چچا تھے۔''

آپ کی اولاد میں دو بیٹے محترم ملک فضل الرحمٰن صاحب، محترم عطاء الرحمٰن صاحب اور ایک بیٹی اقبال بیگم صاحبہ تھیں۔

حضرت حاجی مفتی گلزار محمد صاحب

حضرت مفتی گلزار محمد صاحب ولد مکرم مفتی محمد بخش صاحب محلّہ مفتیاں بٹالہ ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ 1902ء میں آپ بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ بعد ازاں آپ ہجرت کر کے قادیان آ گئے اور محلّہ دارالرحمت میں سکونت اختیار کی۔ آپ بفضل اللہ تعالیٰ ابتدائی موصیان میں سے تھے آپ کا وصیت نمبر 31 تھا۔ اسی طرح آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل ہیں، آپ کا نام پانچ ہزار مجاہدین میں 982 نمبر پر مرحومین مشرقی پنجاب کے تحت درج ہے۔

آپ نے 16 ستمبر 1941ء کو بعمر 76 سال وفات پائی، اخبار الفضل نے خبر وفات دیتے ہوئے لکھا:۔

''حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ رفقاء میں دفن کیا گیا، بلندی درجات کیلئے دعا کی جائے۔''

(الفضل 18 ستمبر 1941ء صفحہ 1)

حضرت مفتی چراغ دین صاحب

حضرت مفتی چراغ دین صاحب ولد مکرم مفتی شہاب دین صاحب بھی بٹالہ کے رہنے والے تھے اور پولیس میں ملازم تھے، اپنی ملازمت کے سلسلے میں کپورتھلہ میں وقت گزارا۔ آپ نے 1902ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ آپ کی بیان کردہ روایات اخبار الحکم میں شائع ہوئی ہیں جن میں سے بعض کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:

(1) ''میں نے بھی عرض کیا کہ حضرت جی! میری نوکری پولیس میں ہے۔ فرمایا: ہمارا آدمی ضرور پولیس میں ہونا چاہیے۔''

(2) ''ہم نے چونکہ جانا تھا، لنگر کے انتظام کے مطابق کھانا کھالیا مگر چونکہ حضرت اقدس کو کپورتھلہ کی جماعت سے خاص انس تھا اس لئے حضور نے اس جماعت کے لیے اس دن پلاؤ تیار کروایا تھا، جب وہ تیار ہوا تو حضور نے کسی سے فرمایا کہ جماعت کپورتھلہ کو کھلا دو، اس شخص نے عرض کیا کہ حضور وہ تو چلے گئے ہیں۔ فرمایا: یکہ پر کھانا بٹالہ لے جاؤ جب وہ سٹیشن پر پہنچیں تو کھانا پیش کردو۔ چنانچہ حضور کا آدمی یکہ پر کھانا لے کر ہمارے پاس سے گزر گیا مگر ہمیں علم نہ ہوا۔ جب ہم سٹیشن پر پہنچے تو حضور کی طرف سے کھانا پہلے سے موجود تھا۔ حضور کے آدمی نے کہا: کھانا کھالیں، ہم حیران ہوئے کہ یہ کھانا کہاں سے آیا۔ اس پر اُس نے سارا واقعہ سنایا۔''

(3) ''ایک دفعہ ہم قادیان گئے، میں اور محمد خاں صاحب مرحوم کا لڑکا عبدالمجید خاں حضور کو دبانے لگے، ہم نے پورے زور سے دبایا اور آپس میں باتیں کیں کہ حضور میں بہت طاقت ہے ہم نے بڑے زور سے دبایا ہے مگر حضور خاموش رہے اور فرمایا کچھ نہیں۔ صبح حضور نے مجلس میں فرمایا کہ ہمارے دوست بڑے زور سے دباتے ہیں، مجھے بڑی تکلیف محسوس ہوتی ہے مگر میں خاموش رہتا ہوں تا کہ وہ خوشی پوری کر لیں۔''

(4) ''ہم اُس زمانہ میں لنگر کے ٹکڑے ساتھ رکھا کرتے تھے، اگر کسی کو پیٹ میں درد ہوتی تھی تو وہ کوٹ کر کھلا دیتے تھے اور اوپر سے گرم پانی پلا دیتے تھے، مریض کو آرام آ جاتا تھا۔''

(الحکم 14 تا 21 جنوری 1943ء صفحہ 3)

آپ نے 25 مئی 1943ء کو بعمر 89 سال وفات پائی اور بوجہ موصی (وصیت نمبر 4794) ہونے کے بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔ آپ کی والدہ نے 1910ء میں وفات پائی۔

(بدر 19-26 مئی 1910ء صفحہ 15)

حضرت شیخ فضل الٰہی صاحب بٹالوی

حضرت قاضی محمد یوسف صاحب آف قاضی خیل ہوتی ضلع مردان حضرت شیخ فضل الٰہی صاحب کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

''شیخ صاحب شہر بٹالہ ضلع گورداسپور کے باشندہ تھے اور شیخ ابوسعید مولوی محمد حسین بٹالوی نمائندہ اہلحدیث کے قریبی رشتہ دار تھے، دفتر پولیٹیکل ایجنٹ خیبر میں 1906ء کے قریب کلرک تھے اور لالہ چھجول ہیڈ کلرک تھے، ان کے پنشن یاب ہونے پر آپ ہیڈ کلرک مقرر ہوئے۔ یہ غالباً وطن سے ہی احمدی ہو کر آئے تھے مگر......اختلاف سلسلہ واقع ہونے پر شیخ صاحب نے خلافت ثانیہ کی بیعت کر لی اور کچھ عرصہ مبائعین کی جماعت کے صدر بھی رہے۔ 1919ء کے بعد پنشن یاب ہو کر بٹالہ چلے گئے.....

شیخ فضل الٰہی صاحب اس کے بعد پھر کبھی نہ ملے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ جلد فوت ہو گئے۔ آدمی متین اور نیک فطرت تھے۔ کاروبار میں ہوشیار تھے، خدا تعالیٰ مغفرت فرمائے۔

حضرت میاں غلام محمد صاحب

حضرت میاں غلام محمد صاحب خادم (بیعت

بٹالہ کی مختصر روایات رجسٹر روایات رفقاء نمبر 12 صفحہ 24,48 پر درج ہیں۔ آپ نے 13/جنوری 1945ء کو وفات پائی۔
(الفضل 15 جنوری 1945ء صفحہ 1)

حضرت بابو عبدالواحد خان صاحب ٹھیکیدار بھٹہ

حضرت بابو عبدالواحد خان صاحب ٹھیکیدار بھٹہ ولد حاجی غلام محمد صاحب قوم ککے زئی بٹالہ سے تعلق رکھتے تھے، آپ نے 1900ء میں بیعت کی توفیق پائی، آپ دارالفضل قادیان میں ہجرت کر آئے تھے۔ آپ نے 20 جولائی 1945ء کو 61 سال کی عمر میں وفات پائی اور بوجہ موصی (وصیت نمبر 3746) ہونے کے بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ غلام زینب صاحبہ نے 2 فروری 1943ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہوئیں۔

حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب

حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب ولد شیخ غلام قادر صاحب سکنہ بٹالہ حال امرتسر کوٹ ککے زئیاں کی بیان کردہ روایات رجسٹر روایات رفقاء نمبر 11 صفحہ 45 پر درج ہیں۔ آپ کی اہلیہ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ نے 31/اگست 1930ء کو وفات پائی اور بوجہ موصیہ (وصیت نمبر 2979) ہونے کے بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئیں۔

حضرت کپتان محمد دین صاحب

حضرت کپتان محمد دین صاحب ولد مکرم امام الدین خان صاحب بٹالہ نے 1898ء میں تحریری بیعت کی اور 1900ء میں حضرت اقدس کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

حضرت شیخ امام الدین صاحب

حضرت قاضی محمد یوسف صاحب آف قاضی خیل ہوتی ضلع مردان حضرت شیخ امام الدین صاحب کے بارے میں بیان کرتے ہیں:۔

''آپ بٹالہ ضلع گورداسپور کے باشندہ تھے اور پشاور میں تحصیل میں اردلی اور بیلف تھے، اختتام ملازمت پر آپ نے پشاور علاقہ ''یکہ توت'' میں سکونت اختیار کی۔ آپ حضرت احمد کے زمانہ کے احمدی تھے۔ ان پڑھ تھے مگر خوش اخلاق اور مخلص تھے۔ آپ کی کوئی اولاد نہ تھی، حکیم سیف الدین صاحب آپ کا لے پالک تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے زمانہ میں خلافت سے وابستہ رہے مگر اختلاف سلسلہ واقع ہونے پر احباب پشاور کے ساتھ غیر مبائع ہی رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وفات سے قبل شیخ صاحب نے ایک رؤیا دیکھی کہ ایک بہت بڑا تالاب ہے جس کا پانی صاف اور شفاف ہے، حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اس تالاب کے پانی میں غوطہ لگایا، بعدازاں پانی سے ایک نوجوان نمودار ہوا جو پانی سے باہر آیا۔ شیخ امام الدین صاحب فرماتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کے غوطہ لگانے سے مراد اُن کی وفات تھی اور نوجوان سے مراد حضرت محمود احمد ہیں جو اُن کے قائم مقام ہوئے۔ باوجود اس رؤیا کے آپ غیر مبائع فوت ہوئے، آپ نے کبھی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے خلاف کوئی بے ادبی کی بات نہ کی۔ آپ 1924ء کے قریب فوت ہوئے اور حضرت شیخ حیدر کے قبرستان میں دفن ہوئے، آپ کی عمر بوقت وفات اسی سال ہوگی۔''

حضرت بابو روشن دین صاحب سیالکوٹی

حضرت بابو روشن دین صاحب ولد مکرم کرم الٰہی صاحب اصل میں سیالکوٹ کے رہنے والے تھے اور محکمہ ریلوے میں ملازم تھے اور بطور سٹیشن ماسٹر مختلف جگہوں پر ملازمت کی۔ آپ نے 1897ء سے قبل احمدیت قبول کی۔ آپ نہایت ہی مخلص، جاں نثار اور احمدیت کے عاشق تھے اور جہاں رہے احمدیت کا نمائندہ بن کر نہایت عمدہ نمونہ پیش کیا اور اپنے ملنے والوں کو احمدیت کے قریب کیا۔ آپ کا نام حضرت اقدس کی رقم فرمودہ 313 رفقاء کی فہرست میں ''بابو روشن دین۔ ڈنڈوت'' موجود ہے کیونکہ اُن دنوں آپ وہیں ملازمت پر تھے۔ بعد ازاں آپ اٹک وغیرہ دیگر جگہوں پر بھی متعین رہے۔ آپ کے مختصر حالات زندگی اخبار الفضل 12 فروری 1966ء صفحہ 5 پر شائع شدہ ہیں۔

اپنی ملازمت کے سلسلے میں ہی کچھ عرصہ آپ بٹالہ میں بھی متعین رہے اور یہاں بھی سلسلہ کی خدمت کی بھرپور توفیق پائی۔ حضرت مصلح موعود کے سفر لاہور 1920ء کے موقع پر ایڈیٹر اخبار الحکم بٹالہ ریلوے سٹیشن کا حال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''بابو روشن دین صاحب سٹیشن ماسٹر بٹالہ جو کہ نہایت ہی نیک اور مخلص بزرگ ہیں خصوصیت سے قابل ذکر ہیں، بابو روشن دین صاحب سے قبل بٹالے سٹیشن پر اکثر احمدیوں کو تکلیف رہتی تھی لیکن خدا تعالیٰ نے ان تمام تکلیفوں کو بابو صاحب کے وجود سے دور کر دیا۔ حضرت صاحب کی آمد کی بابو صاحب کو بہت ہی خوشی تھی اور دعوت وغیرہ میں ان ہی کا زیادہ تر حصہ تھا ان کو سلسلے کی (دعوت الی اللہ) کا بہت بڑا جوش ہے اُسی جوش کی وجہ سے اور اُن کے نیک نمونے کی وجہ سے خدا نے اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر صاحب کو بھی سلسلے احمدی کی طرف رہنمائی کی...... غرض گاڑی بٹالے کے سٹیشن پر آئی اور سٹیشن والوں کی طرف سے گاڑی کے نیچے پٹاخے رکھے گئے اور ان پٹاخوں کے ذریعہ سلامی گزاری گئی۔ بٹالے کے لوگوں نے نہایت ہی اچھی مہمانی کی اور تمام احباب کو بمع حضرت خلیفۃ المسیح گاڑی میں سوار کرا کر خدا حافظ کہا۔''

(الحکم 21، 28 فروری 1920ء صفحہ 8)

اس کے چند ہفتہ بعد حضور سفر سیالکوٹ پر تشریف لے گئے، اس موقع پر بھی حضرت بابو روشن دین صاحب نے بٹالہ سٹیشن پر بھرپور خدمت کا موقع پایا، ایڈیٹر صاحب الحکم لکھتے ہیں:

''بابو روشن دین صاحب سٹیشن ماسٹر بٹالہ جس محنت سے حضرت اور جماعت کی خدمت کرتے ہیں وہ بہت ہی قابل شکریہ ہے...... بابو صاحب کے اخلاق حمیدہ ایسے ہیں کہ سب لوگ ان کے مداح پائے جاتے ہیں اور کسی شخص کو ان سے کسی قسم کی تکلیف نہیں...... بابو صاحب نے ایک گارڈن پارٹی دی۔''

(الحکم 7/اپریل 1920ء صفحہ 2)

آپ بفضلہ تعالیٰ 1/8 حصہ کے موصی تھے (وصیت نمبر 2886)۔ 23/جنوری 1929ء کو بعمر 58 سال وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ بھی مخلص خاتون تھیں، وہ بھی بفضل اللہ تعالیٰ 1/8 حصہ کی موصیہ (وصیت نمبر 2887) تھیں، مورخہ 4 نومبر 1930ء کو بعمر 50 سال وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں ہی مدفون ہوئیں۔

حضرت منشی عبدالکریم صاحب بٹالوی

حضرت منشی عبدالکریم صاحب ولد مکرم یوسف علی صاحب موضع عثمان پور تحصیل سنگرور ریاست جیند کے رہنے والے تھے لیکن حصول تعلیم کے لئے بٹالہ آ گئے، بعدۂ ملازمت کے سلسلے میں بھی آپ بٹالہ میں کافی عرصہ رہے اسی لیے آپ کے نام کے ساتھ بٹالوی مشہور ہوا۔ آپ نے 1897ء میں تحریری بیعت کی اور 1902ء میں قادیان جا کر دستی بیعت کا شرف حاصل کیا، دوران ملاقات آپ نے عرض کی کہ حضور خاکسار کارخانہ بیلنا ریاست نابھ شاخ لدھیانہ میں منشی ہے، حضور دعا فرماویں کہ میں کارخانہ کا انچارج ایجنٹ بن جاؤں سو میرا تبادلہ بٹالہ ہو جاوے تا کہ میں آتے جاتے مہمانوں کی خدمت کیا کروں، حضور نے فرمایا بہت اچھا ہم دعا کریں گے...... یہ جو دعا کرائی تھی وہ پوری ہوئی اور جو تبادلہ بٹالہ کے متعلق تھی وہ 1915ء میں پوری ہوئی اور سات سال تک بٹالہ میں رہ کر آتے جاتے مہمانوں کی خدمت جو خدا تعالیٰ نے عطا فرمائی، کرتا رہا۔ (رجسٹر روایات رفقاء نمبر 5 صفحہ 155-156)

آپ جب بٹالہ میں مقیم ہوئے تو اپنے گھر کو قادیان آنے جانے والے مہمانوں کے لیے وقف کر دیا، اخبار ''فاروق'' نے ''بٹالہ میں احمدیہ قیام گاہ'' کے تحت اعلان کیا:

''یہ قیام گاہ برادرم مکرم منشی عبدالکریم صاحب احمدی ایجنٹ نابھ فونڈری بٹالہ کے مکان کے ایک حصہ میں قائم ہوئی ہے جس میں رات دن قادیان آنے والے اور قادیان سے جانے والے احمدی بزرگ ٹھہر کر ہر طرح کا آرام پاتے ہیں۔ منشی صاحب موصوف نے اس خدمت کو محض خدا کے واسطے اپنے ذمہ لیا ہے...... اس لئے ایک حصہ اپنے مکان کا محض ایسے مہمانوں کے واسطے مخصوص کر کے چارپائیوں، بستروں اور پانی وغیرہ کا انتظام اس میں کر دیا اور اس خدمت کا ان کو حضرت مسیح موعود کے زمانہ سے شوق تھا جس کا انہوں نے حضور سے اظہار کر کے اپنے بٹالہ میں تبادلہ کے لئے دعا بھی کرائی تھی...''

(اخبار ''فاروق'' قادیان 27/اپریل 1916ء صفحہ 15)

بعدۂ آپ ہجرت کر کے قادیان محلہ بیت فضل میں رہائش پذیر ہو گئے۔ آپ نے ہجرت پاکستان کے بعد 29,30 دسمبر 1967ء کی درمیانی رات کو وفات پائی، آپ خدا کے فضل سے موصی (وصیت نمبر 738) تھے، جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں قطعہ رفقاء میں دفن کیا گیا۔ آپ کی بیوی کا نام حضرت عظیماں بیگم صاحبہ تھا جنہیں بھی رفقاء احمد میں شامل ہونے کا شرف حاصل تھا، انہوں نے 10 ستمبر 1924ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئیں۔

ان کے علاوہ جلسہ سالانہ 1892ء کے شاملین کی فہرست میں اور فہرست مندرج ''جلسہ احباب'' میں بٹالہ کے کئی احباب کے نام مرقوم ہیں جن کے حالات کا علم نہیں ہو سکا۔ حضرت سید حافظ عبدالرحمٰن صاحب احمدی بٹالوی بٹالہ میں 1908ء تک جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والوں کے متعلق لکھتے ہیں:۔

''یہ دوست جو اپنے اپنے خاندان کے سرکردہ تھے، 1908ء تک حلقہ بگوش احمدیت ہو چکے تھے، ان کے اسماء ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

محمد اکبر ٹھیکیدار، محمد بخش صاحب، ڈاکٹر دین محمد صاحب، مرزا جان محمد صاحب، شیخ غلام اللہ صاحب، شیخ غلام مصطفیٰ صاحب، شیخ حافظ عبدالرحمٰن صاحب، خواجہ عبدالسبحان صاحب، شیخ اللہ رکھا صاحب، شیخ عبدالرشید صاحب، میاں باغ حسین صاحب، ڈاکٹر محمد شریف صاحب سول سرجن، مرزا افضل بیگ صاحب وکیل، شیخ فضل الٰہی صاحب، میاں محمد یوسف صاحب پاندہ، محمد افضل صاحب، شیخ عزیز الدین صاحب، اللہ یار صاحب، مولوی نواب الدین صاحب، فضل الدین صاحب خانساماں اور حسین بخش صاحب خانساماں، شیخ عطا محمد صاحب پٹواری، شیخ غلام مرتضیٰ صاحب، شیخ برکت علی صاحب نیچہ بند۔''

(الفضل 4/اکتوبر 1950ء صفحہ 2)

اللہ تعالیٰ ان سب بزرگان کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرتے ہوئے اپنے قرب میں جگہ دے، آمین۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 122025 میں Zakia Begum

زوجہ Sh Mamood Ahmed قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bham West ضلع و ملک United Kingdom بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10 دسمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 288 Pound Sterling ماہوار بصورت Pension مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Zakia Begum گواہ شد نمبر1۔ Arif Mehmood S/o Rafi گواہ شد نمبر2۔ Mahmood Ahmed Sh. Ahmed Shah Nawaz S/o Mohammad Amin

مسل نمبر 122026 میں شاہین اختر ملک

زوجہ امتیاز حسین ملک قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Reaoling ضلع و ملک United Kingdom بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2 مارچ 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر 10 ہزار پاکستانی (2) زیور 7 تولہ 1750 Pound Sterling اس وقت مجھے مبلغ 150 Pound Sterling ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شاہین اختر ملک گواہ شد نمبر1۔ امتیاز حسین ملک ولد ملک فضل الٰہی گواہ شد نمبر2۔ علی احمد ولد پیر نصر احمد

مسل نمبر 122027 میں Syeda Fahana Dar

زوجہ Asim Rizwan Dar قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Malden Manor ضلع و ملک United Kingdom بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8 اکتوبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زیور 600.64 گرام 15070 Pound Sterling اس وقت مجھے مبلغ 150 Pound Srerling ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Syeda Fahana Dar گواہ شد نمبر1۔ Asim Rizwan Dar S/o Abdul Latif Dar گواہ شد نمبر2۔ Syed Mujeebullah Sadiq S/o Syed Sadiq

مسل نمبر 122028 میں Muhammad Usama Ahmad

ولد Ahmad Karim Vehra قوم...... شیخ پیشہ ملازمتیں عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن...... ضلع و ملک United Arab Emirates بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27 مئی 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1500 Uae Dirham ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Muhammad Usama Ahmad گواہ شد نمبر1۔ Shamim Ahmad S/o Wali گواہ شد نمبر2۔ Ch.Gulam Husain Abbas S/o Rafiq Ahmad Khwaja

مسل نمبر 122029 میں Adnan Ahmad Qaisar

ولد Abul Wahid قوم مغل پیشہ پرائیوٹ ملازمت عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن...... ضلع و ملک U.A.E بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 19 دسمبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار 300 UAE Dirham ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Adnan Ahmad Qaisar گواہ شد نمبر1۔ غضنفر محمود ولد نواب دین گواہ شد نمبر2۔ محمد غالب ولد جمیل احمد مرزا

مسل نمبر 122030 میں فرید جمن بخش

ولد محمد فاروق قوم........ پیشہ ملازمتیں عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Paramaribo ضلع و ملک Suriname بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 17 اپریل 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) Agr Land 110 لاکھ Us Dollar اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار Suriname Guilder ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ فرید جمن بخش گواہ شد نمبر1۔ Laeeq Ahmd Mushtaq S/o Seikh Muzafar Ahmd گواہ شد نمبر2۔ Shamsher Ali Shiekh Ali Bakhash S/o Naseer Ud Din

مسل نمبر 122031 میں Joned Hassan Basra

ولد Munawar Ahmad Basra قوم...... پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن...... ضلع و ملک United Kingdom بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28 جون 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 Pound Sterling ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Joned Hassan Basra گواہ شد نمبر1۔ Asif Ali Bajwa S/o Riasat Ali Bajwa گواہ شد نمبر2۔ Abdul Waheed S/o Munir Ahmad

مسل نمبر 122032 میں Tahir Ahmed Basra

ولد Munawar Ahmad Basra قوم...... پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن London ضلع و ملک United Kingdom بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28 جون 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 Pound Sterling ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Tahir Ahmed Basra گواہ شد نمبر1۔ Asif Ali Bajwa گواہ شد نمبر2۔ Abdul Waheed S/o Munir Ahmad

مسل نمبر 122033 میں Shumail Ahmed

ولد Munir Ahmad Zia قوم...... پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن London ضلع و ملک United Kingdom بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3 اکتوبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 80 Pound Sterling ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Shumail Ahmed گواہ شد نمبر1۔ Waheed Ahmad S/o Khalil Ahmad Nasir گواہ شد نمبر2۔ Munawar A.Chaudhri S/o Ch, Said Muhammad

مسل نمبر 122034 میں Humda Basit Malik

بنت Abdul Basit Malik قوم...... پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Roehampton ضلع و ملک United Kingdom بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22 فروری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زیور 5 گرام 120 Pound Sterling اس وقت مجھے مبلغ 50 Pound Sterling ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Humda Basit Malik گواہ شد نمبر1۔ Abdul Basit Malik S/o Abdur Rehman Khan گواہ شد نمبر2۔ Abdul Wasay Khan S/o Abdul Qadir Khan

مسل نمبر 122035 میں Bushra Raouf

زوجہ Abdul Raouf قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Braid Ford ضلع و ملک United Kingdom بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زیور 7 تولہ 2 ہزار Pound Sterling (2) حق مہر 10 ہزار پاکستانی روپے اس وقت مجھے مبلغ 160 Pound Sterling ماہوار بصورت Benifits مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Bushra Raouf گواہ شد نمبر1۔ عبدالرؤف ولد عبدالرزاق مرحوم گواہ شد نمبر2۔ واثق احمد ولد عبدالرؤف

مسل نمبر 122036 میں Tahira Parveen

زوجہ Muhammad Anwar Arif قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Southmead ضلع و ملک United Kingdom بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20 نومبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زیور 149 گرام 3400 Pound Sterling اس وقت مجھے مبلغ 494 Pound Sterling ماہوار بصورت Bennfits مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Tahira Parveen گواہ شد نمبر1۔ Abdul Karim S/o Abdul Latif گواہ شد نمبر2۔ Waseem Ahmad Nasir S/o Naseem Ahmad Nasir

☆..................☆..................☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

15 جنوری 2016ء

5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
5:25 am درس ملفوظات
5:40 am یسرنا القرآن
6:05 am پیس کانفرنس
6:45 am آؤ اردو سیکھیں
7:10 am علم الابدان
7:40 am سپینش سروس
8:10 am پشتو مذاکرہ
8:45 am ترجمۃ القرآن کلاس
9:20 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am درس حدیث
11:30 am یسرنا القرآن
12:00 pm حضور انور سے ملاقات 8 نومبر 2014ء
12:50 pm اسلامی مہینوں کا تعارف
1:20 pm راہ ہدیٰ
2:55 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm دینی وفقہی مسائل
4:45 pm سیرت النبی ﷺ
6:00 pm خطبہ جمعہ Live
7:35 pm Shotter Shondhane
8:45 pm کسوٹی
9:20 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جنوری 2016ء
10:30 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:25 pm حضور انور سے ملاقات

16 جنوری 2016ء

12:15 am درس ملفوظات
12:30 am اوپن فورم
1:20 am دینی وفقہی مسائل
2:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جنوری 2016ء
3:20 am راہ ہدیٰ
5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
5:35 am یسرنا القرآن
6:00 am حضور انور سے ملاقات
6:50 am اسلامی مہینوں کا تعارف
7:10 am خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جنوری 2016ء
8:20 am راہ ہدیٰ
9:50 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:35 am الترتیل
12:00 pm حضور انور کا خطاب بر موقع جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 2011ء
1:00 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm سٹوری ٹائم
1:55 pm سوال وجواب
3:00 pm انڈونیشین ترجمہ
4:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جنوری 2016ء
5:15 pm تلاوت قرآن کریم
5:30 pm الترتیل
6:00 pm انتخاب سخن Live
7:00 pm بنگلہ سروس
8:05 pm سپاٹ لائیٹ
9:00 pm راہ ہدیٰ Live
10:30 pm الترتیل
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm جلسہ سالانہ قادیان

17 جنوری 2016ء

12:30 am فیتھ میٹرز
1:30 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am راہ ہدیٰ
3:30 am سٹوری ٹائم
3:55 am خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جنوری 2016ء
5:10 am عالمی خبریں
5:25 am تلاوت قرآن کریم
5:35 am درس مجموعہ اشتہارات
5:55 am الترتیل
6:25 am جلسہ سالانہ قادیان
7:30 am سٹوری ٹائم
7:55 am خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جنوری 2016ء
9:05 am سپاٹ لائیٹ
9:50 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:10 am آؤ حسن یار کی باتیں کریں
11:30 am یسرنا القرآن
11:55 am گلشن وقف نو
1:05 pm فیتھ میٹرز
1:55 pm سوال وجواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:05 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 26 ستمبر 2014ء (سپینش سروس)
5:00 pm تلاوت قرآن کریم
5:15 pm آؤ حسن یار کی باتیں کریں
5:35 pm یسرنا القرآن
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جنوری 2016ء
7:10 pm Shotter Shondhane
8:15 pm گلشن وقف نو
9:30 pm ڈائمنڈ جوبلی سپورٹس ریلی
10:00 pm کڈز ٹائم
10:35 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm گلشن وقف نو

☆............☆............☆

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 11 جنوری

طلوع فجر 5:43
طلوع آفتاب 7:07
زوال آفتاب 12:16
غروب آفتاب 5:26
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 22 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت 9 سنٹی گریڈ
موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

11 جنوری 2016ء

6:40 am گلشن وقف نو
8:20 am خطبہ جمعہ فرمودہ 8 جنوری 2016ء
9:50 am لقاء مع العرب
11:55 am بیت مریم میں استقبالیہ تقریب 26 ستمبر 2014ء
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 19 فروری 2010ء

انگریزی ادویات وٹیکہ جات کا مرکز، بہترین تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ، مکان، زرعی وکمرشل زمین خرید وفروخت کی با اعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے اسٹیشن ربوہ فون دفتر: 6212764
گھر: 6211379 موبائل: 0300-7715840

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ فون دکان 6212837
Mob:03007700369

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔ سرامکس ٹائل بھی دستیاب ہے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب دارہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 03336174313

FR-10

شادی بیاہ ودیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر یادگار روڈ ربوہ
پروپرائٹر: فرید احمد 0302-7682815: 0313-7682815:

لیڈیز اینڈ جینٹس کپڑے کی گرم ورائٹی انتہائی کم ریٹ پر حاصل کریں نوٹ نئے لہنگے کرایہ پہ حاصل کریں۔
ورلڈ فیبرکس 0476-213155
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ

PE
پاکستان الیکٹرو انجینئرنگ
نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹیفائر ٹرانسفارمر، اوون ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹائٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی اونائزر پلانٹ
پی، وی، سی لائننگ، فائبر لائننگ
پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد
37 دل محمد روڈ لاہور۔ فون نمبر: 0300-4280871,0333-4107060,042-37247741

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238